رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

اللہ اکبر

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZLQADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ للعہ

ششماہی ۸عہ

سہ ماہی ۱۲/ـ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۵ؑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۹ شوال ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۳۷ء | نمبر ۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ جنوری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کھانسی کی شکایت ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؀

مرکزی دفاتر اور دوسرے اداروں کے تحقیقاتی کمیشن نے ۱۰ جنوری ۱۹۳۷ء سے اپنا کام شروع کر دیا ہے ۔ کمیشن نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کا معائنہ کیا ہے ؀

آج دن بھر مطلع ابر آلود رہا ۔ اور شام سے بارش برسنے لگی ؀

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر شخص کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوشیدہ طور پر تعلق رکھے

ہماری جماعت کو یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جائے ۔ ہر وقت اسی سے مدد مانگتے رہنا چاہیئے ۔ اس کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں ۔ خوب یاد رکھو ۔ کہ وہ ایک دم میں فنا کر سکتا ہے ۔ طرح طرح کے دکھ اور مصیبتیں موجود ہیں بے خوف اور نڈر ہونے کا مقام نہیں ۔ اس دنیا میں بھی جہنم ہو سکتا ۔ اور بڑے بڑے مصائب آسکتے ہیں ۔ خوب یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ کوئی کسی کی مصیبت میں کام نہیں آسکتا اور کوئی شریک ہمدردی نہیں آسکتا ۔ جب تک خدا خود دستگیری نہ کرے ۔ اور اپنے فضل سے آپ اس مصیبت کو دور نہ کرے ۔ اسی واسطے ہر ایک کو چاہیئے ۔ کہ خدا کے ساتھ پوشیدہ علاقہ رکھے ؀

جو شخص جرأت کے ساتھ گناہ ۔ فسق و فجور اور معصیت میں مبتلا ہوتا ہے ۔ وہ خطرناک حالت میں ہوتا ہے ۔ خدا تعالےٰ کا عذاب اس کی تاک میں ہوتا ہے ۔ اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو ۔ تو تقوےٰ اختیار کرو ۔ اور وہ سب باتیں جو خدا کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دو ۔ جب تک خوفِ الٰہی کی حالت نہ ہو ۔ تب تک حقیقی تقوےٰ حاصل نہیں ہو سکتا ۔ کوشش کرو ۔ کہ متقی بن جاؤ ۔ جب وہ لوگ ہلاک ہونے لگتے ہیں ۔ جو تقوےٰ اختیار نہیں کرتے تب وہ لوگ بچا لئے جاتے ہیں ۔ جو متقی ہوتے ہیں ۔ ایسے وقت ان کی نافرمانی انہیں ہلاک کر دیتی ہے ۔ اور ان کا تقوےٰ انہیں بچا لیتا ہے ۔ انسان اپنی چالاکیوں شرارتوں اور غداریوں کے ساتھ اگر بچنا چاہے ۔ تو ہرگز نہیں بچ سکتا ۔ کوئی انسان بھی نہ اپنی جان کی حفاظت کر سکتا ہے نہ مال و اولاد کی حفاظت کر سکتا ہے اور نہ ہی

ورزشی کھیلوں کے شائقین احمدی نوجوانوں سے درخواست

قادیان میں مدت سے ایک کلب قائم ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تجویز فرمودہ احمدیہ سپورٹس کلب ہے۔ کلب ہذا پنجاب ہاکی ایسوسی ایشن کے ساتھ ملحق ہے۔ قادیان اپنے ضلع میں خصوصاً اور صوبہ میں عموماً نمایاں کھیل کی وجہ سے بیرونی ٹیموں کے لئے جاذب توجہ رہا ہے۔ وقتاً فوقتاً باہر سے ٹیمیں میچ کھیلنے کے لئے قادیان آتی رہتی ہیں۔ جہاں تک ہمارا تجربہ ہے۔ جو ٹیمیں بھی قادیان آئیں۔ وہ سلسلہ کے نظام اور دیگر باتوں کو دیکھکر بے حد خوشگوار اثر لے کر گئیں۔ ان تبلیغی اور سوشیل فوائد اور قادیان کی دیرینہ روایات کو برقرار رکھنے کے لئے کلب ہذا نے اپنے حال کے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام ان احمدی پلیئرز کو منظم کیا جائے۔ جو قادیان سے باہر رہائش رکھتے ہیں۔ تا حسب ضرورت بیرونی ٹیموں کے مقابلہ میں ان کو بلایا جا سکے۔ یہ امر ہر کھلاڑی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب تک بیرونی ٹیموں کو قادیان میں اعلیٰ کھیلنے والے معلوم نہ ہوں گے۔ اس وقت تک ان کو قادیان آنے کی خواہش پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس چاہیئے۔ کہ ہر احمدی پلیئر سکرٹری کلب ہذا کے ساتھ خط و کتابت کر کے احمدیہ سپورٹس کلب کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرے۔ میں تمام ہاکی۔ فٹ بال۔ والی بال وغیرہ کے کھلاڑیوں سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد خاکسار کو معہ درخواست داخلہ اور اپنے ایڈرس سے مطلع فرمائیں گے۔ دیگر تفصیلی و دریافت طلب امور خاکسار سے بذریعہ خط دریافت فرما سکتے ہیں۔

مرزا حمید احمد

سکرٹری احمدیہ سپورٹس کلب قادیان۔

حلقہ کھاریاں کے انتخاب کے متعلق اعلان

چودھری فتح محمد صاحب اور چودھری فضل الٰہی صاحب وکیل حلقہ کھاریاں ضلع گجرات دونوں نے ہم سے اسمبلی کے انتخاب میں مدد مانگی۔ جماعت ہائے متعلقہ کی کثرت آراء پر میاں فتح محمد صاحب کے حق میں فیصلہ ہؤا۔ چنانچہ جماعتوں کو ہدایت کر دی گئی۔ کہ اپنی آراء کے مطابق میاں صاحب کو ووٹ دینا چاہیئے۔ چونکہ چودھری فتح محمد صاحب اس علاقہ کے ہر دلعزیز رئیس ہیں۔ جماعتوں نے ان کے لئے ہی فیصلہ کیا۔ مگر وہ نہ احمدی ہیں۔ نہ بیعت کی ہے۔ اگر امداد کی بناء پر انکو احمدی لکھ کر ان کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ تو یہ قطعی غلط پروپیگنڈا ہے۔ ہم اطلاع عام کے لئے اخبار میں یہ اعلان کرتے ہیں۔ ہم سے دونوں فریق طالب امداد ہوئے تھے

(ناظر امور عامہ قادیان)

مَنْ أَنْصَارِيْ إِلَى اللهِ

از حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۔ سال سوئم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

۲۔ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائیگا سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنےٰ کیا گیا ہے۔

۳۔ مومن کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدے سے اطلاع دیدیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

۴۔ تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے ۳۱ دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جس قدر جلد پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور ہے۔

۵۔ جس قدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

۶۔ بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

۷۔ دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

۸۔ اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہنچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اسکی اطلاع پہنچا دیں۔ اور اسے اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے۔

۹۔ خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دیدے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا۔

۱۰۔ تحریک جدید سالِ دوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ ان کو بھی فوری ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری اطلاع

خریداران الفضل جن کا چندہ ۱۶ دسمبر ۳۶ء سے ۱۵ جنوری ۳۷ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا تھا۔ اور جن کی فہرست جلسہ سالانہ سے قبل اخبار میں شائع کر دی گئی۔ تاکہ احباب اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دستی جلسہ سالانہ پر خود یا آنے والے احباب کے ہاتھ بھجوا دیں ان میں سے جن کا چندہ وصول ہو گیا تھا۔ ان کے نام کاٹ کر باقی خریداروں کے نام ۱۲ جنوری ۳۷ء کا پرچہ وی پی ہو رہا ہے۔ براہ مہربانی وصول کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ واپسی کی صورت میں اخبار مجبوراً بند کر دیا جائیگا۔

(مینیجر الفضل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ شوال ۱۳۵۵ھ

دنیا کو مصلح ربانی کی ضرورت

کوتاہ فہم مسلمان کہا کرتے ہیں۔ کہ اب کسی مامور اور مصلح ربانی کے آنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس لئے کہ قرآن کریم ایسی مکمل اور جامع کتاب ہمارے پاس موجود ہے۔ اور اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اور کرانے والے علماء ہم میں پائے جاتے ہیں۔ یہ سامان ہمارے لئے بلکہ ساری دنیا کی اصلاح کے لئے کافی ہے۔ اس کی موجودگی میں کسی مامور کے مبعوث ہونے کی نہ صرف ضرورت نہیں بلکہ اس ضرورت کو جائز سمجھنا بھی بہت بڑا کفر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونا ہے۔

عموماً علماء کہلانے والے اس پر خاص طور سے زور دیتے ہیں۔ تاکہ عوام ان کے پھندے سے نہ نکلنے پائیں۔ اور ان کی حقیقت سے مطلع ہو کر ان کے خلاف علم بغاوت نہ بلند کر دیں۔ جب کبھی یہ مطالبہ کیا جائے۔ کہ دنیا کی حالت جب مصلح کی محتاج ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کسی مرسل کو نہ بھیجے۔ تو اس کا یہی جواب دیا جاتا ہے کہ قرآن اور علماء کی موجودگی میں کسی مامور کے آنے کی نہ ضرورت ہے۔ اور نہ کوئی آسکتا ہے۔ لیکن جس طرح کسی خطرناک مریض کو یہ کہکر مطمئن نہیں کیا جا سکتا۔ کہ دنیا میں آب حیات موجود ہے۔ اور اس کو پینے اور پلانے والوں کی بھی کمی نہیں۔ البتہ تمہیں نہیں پلایا جا سکتا۔ اور نہ تمہارے روگ دور ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو یہ دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمان کہلانے والے روز بروز اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اسلام کا نام ونشان بھی ان میں نہیں پایا جاتا۔ وہ چلا اٹھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا کیا بنے گا۔ اور ان کا ٹھکانا کہاں ہوگا۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ اس واویلا میں وہ بھی شریک ہو جاتے ہیں۔ جو خود علماء کہلاتے اور اپنی موجودگی میں کسی مامور اور مرسل کی آمد کو بلا ضرورت اور بے فائدہ قرار دیتے ہوئے ذرا نہیں ہچکچاتے۔ مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کا اخبار باصرار یہ کہنے میں خاص شہرت رکھتا ہے۔ کہ امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے علماء کا وجود کافی ہے۔ لیکن یہی اخبار بارہا مسلمانوں اور علماء کی حالت زار پر آنسو بہا چکا ہے۔ اور حال ہی میں (اہلحدیث ۸ جنوری) میں "اہل حدیث کے ادارے اور ان کی حالت زار" کے عنوان سے لکھتا ہے:-

"۱۔ حدیث میں ہے کہ لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ یعنی ایک زمانہ ایسا ہوگا۔ کہ اسلام کا نام ہی نام رہ جائیگا۔ اور قرآن کے حرف ہی حرف نظر آئیں گے۔ لیکن اسلام اور قرآن کے عامل تلاش سے بھی نظر نہ آئینگے۔ افسوس! وہ زمانہ اس وقت بھی ہے۔ جن کاموں کو غیر کرتے تھے۔ جن کاموں سے مسلمانوں کو نفرت تھی۔ آج وہی کام ہم مسلمان اور ہم اہل حدیث کر رہے ہیں۔ یعنی دعوے موحد ہونے کا ہے۔ مگر برعکس اس کے ہم حکام پرست اور نفس یا خواہش پرست ہیں۔ نماز کے تارک بن کر مشرک و کافر ہیں۔"

"۲۔ ان کا جو زبان سے دعوے کرتے ہیں کہ ہم مسلمان مومن ہیں اور کہتے ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور کام کرتے ہیں غیر مسلموں کے۔ مسلم کے معنے ہیں اللہ و رسول کا حکم بردار، تابعدار اور طرز عمل ہمارا بتاتا ہے کہ ہم اللہ و رسول کے نافرمان ہیں۔ اور ہمارا ہر کام خدا و رسول کے خلاف ہے۔"

"۳۔ ہماری جو حالت خراب ہے اس کے ذمہ وار ہم ہیں۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم۔ ہم نام کے مسلمان ہیں جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہم عملی مسلمان نہیں۔"

یہ ایک بہت مختصر سے مضمون کے چند اقتباسات ہیں۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ اور تو اور اہلحدیث بھی جن کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ کتاب وسنت کے عامل ہیں۔ اور جو کہتے ہیں۔ کہ ان کا ہر ایک عالم مجدد ہے۔ جو اسلام کی حفاظت کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ ان کی حالت بھی حد درجہ عبرتناک ہے۔ اور انہیں خود اقرار ہے۔ کہ نہ وہ مسلمان ہیں۔ اور نہ ان میں اسلام کی کوئی بات پائی جاتی ہے۔

ان حالات میں بھی اگر وہ مصلح ربانی کی آمد کی ضرورت نہ سمجھیں۔ تو پھر بتائیں جن حالات میں وہ مبتلا ہیں۔ ان سے نکلنے اور اصل اسلام پر قائم ہونے کی صورت ہی کیا ہے۔ بے شک قرآن کریم ایک مکمل اور جامع کتاب ہے۔ اور اس میں ہدایت کی تمام باتیں موجود ہیں۔ لیکن اس کے متعلق یہ بھی تو ارشاد خداوندی موجود ہے کہ لا یمسہ الا المطہرون۔ اور جن لوگوں کو خود اعتراف ہو۔ کہ وہ "اللہ اور رسول کے نافرمان ہیں"۔ اور ان کا "ہر کام خدا و رسول کے خلاف ہے" وہ قرآن کریم سے کیونکر مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اس کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے ضرورت ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی ایک مطہر وجود نازل ہو۔ جو خدا تعالےٰ کا مامور اور مرسل ہونے کا دعوے رکھتا ہو۔ تا کہ اسلام دوبارہ اس کے ذریعہ زندگی حاصل کرے۔

اس ضرورت حقہ کو پیش نظر رکھکر اور اپنے دل و دماغ کو ضد اور تعصب سے خالی کر کے غور کرنے والے ہر انسان پر لازم ہے۔ کہ وہ موجودہ زمانہ کے مصلح اعظم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت عین ضرورت اور محل پر سمجھے۔ اور اپنے آپ کو اس سلک میں منسلک کرے۔ جو پوری شان سے اعلائے کلمۃ اللہ اور غلبہ اسلام کے لئے تیار کی جا رہی ہے۔ لیکن اگر کوئی اس طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ تو پھر سوائے اس کے اس کیلئے کوئی چارہ نہیں۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی ہستی کا ہی منکر بن جائے۔ اور دین کی طرف

آریہ سماج کا قبل از وقت بڑھاپا

آریہ سماج اپنے آپ کو ایک مذہبی پارٹی قرار دیتا ہے۔ اور ویدک دھرم کا جھنڈا دنیا میں بلند کرنے کا دعویدار ہے۔ لیکن ہمیشہ سے اسے مذہبی میدان میں کوئی کامیابی حاصل کرنے کی بجائے اس بات پر فخر کر رہا ہے۔ کہ اس کے اتنے کالج اور اتنے سکول ہیں۔ اور اتنے ہزار نوجوانوں کو اس نے مروجہ تعلیم دلانے کا انتظام کر رکھا ہے۔ اگرچہ یہ بھی اچھی بات ہے۔ لیکن اسے کسی مذہب کی ترقی اور کامیابی کا معیار نہیں قرار دیا جا سکتا۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ خود آریہ صاحبان کو بھی اس کا احساس ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود کالجوں اور سکولوں کی موجودگی کے آریہ سماج کے کہن سال اخبار "پرکاش" (۳ جنوری ۱۹۳۷ء) کو یہ لکھنا پڑا ہے۔ کہ "آریہ سماج اپنے وقت سے پہلے بوڑھا ہو رہا ہے۔" "آریہ سماج ترقی نہیں بلکہ تنزل کی طرف جا رہا ہے۔"

یہ کسی مخالف کا نہیں۔ بلکہ آریہ سماج کے بہت بڑے حامی اور اس کے خیر خواہ کا بیان ہے۔ جو اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا پتہ بتا رہا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آریہ سماج کے خاتمہ کا ذکر فرمایا ہے۔ یوں تو آریہ سماج نے احمدیت کے مقابلہ میں آکر صداقت اسلام کے اور بھی کئی ایک نشان دیکھے ہیں۔ لیکن اس کے تنزل اور بالآخر خاتمہ کا نشان نہایت عظیم الشان ہے۔ اور ہر سورج جو چڑھتا ہے۔ آریوں کے اپنے بیانات سے اس کی عظمت بڑھاتا جا رہا ہے۔

کاش سنجیدہ اور غور و فکر کا مادہ رکھنے والے آریہ صاحبان توجہ فرمائیں۔ اور آریہ سماج کے قبل از وقت بڑھاپے اور ترقی کی بجائے تنزل کی طرف جانے سے متنبہ ہو کر ابھی سے اپنی فکر کریں۔

تحریک جدید کے امانت فنڈ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۷ دسمبر جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء کے موقعہ پر امانت فنڈ کے متعلق جو ارشاد فرمایا۔ وہ "الفضل" میں شائع کیا جاتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کو بغور پڑھیں۔ اور جن دوستوں نے اب تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اب ضرور شامل ہوں۔ نیز جن احباب کے ذمے بقائے ہیں۔ وہ جلد سے جلد ادا فرمائیں۔ باقاعدگی نہایت ضروری چیز ہے۔ بعض دوست کچھ عرصہ روپیہ جمع کرانے کے بعد پھر بند کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح امانت فنڈ کو ضعف پہنچ جاتا ہے:۔
یاد رہے۔ یہ وہ امانت فنڈ ہے۔ جس کے متعلق حضور نے ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبۂ جمعہ میں فرمایا تھا۔ کہ اپنی آمد کا ۱/۵ سے ۱/۳ حصہ تک سلسلہ کے مفاد کے لئے جمع کرایا جائے۔ جو تین سال کے بعد یا تو نقد یا رقم کے مطابق جائداد کی صورت میں واپس دے دیا جائے گا۔ خاکسار فخر الدین سیکرٹری امانت تحریک جدید۔ قادیان۔

دوسری چیز تحریک جدید کا امانت فنڈ ہے۔ جس پر اس سال میں خصوصیت کے ساتھ زور دینا چاہتا ہوں:۔
گزشتہ سال امانت کی رقم پہلے سال سے کم آئی تھی۔ حالانکہ شرط یہ رکھی گئی تھی۔ کہ جو شخص اس

امانت فنڈ کے لئے وعدہ

کرے گا۔ وہ مسلسل تین سال تک اپنے وعدے کو پورا کرتا چلا جائے گا۔ اس لحاظ سے ۱۹۳۵ء میں جو وعدے کئے گئے تھے۔ وہ صرف ۱۹۳۵ء کے لئے نہیں تھے۔ بلکہ ۱۹۳۵ء، ۱۹۳۶ء اور ۱۹۳۷ء کے لئے تھے۔ اور ۱۹۳۷ء کے آخر میں ان کے وعدے ختم ہوتے تھے۔ پھر گزشتہ سال کی تحریک پر بعض نئے لوگوں نے بھی وعدے کئے تھے۔ اس لئے چاہیئے تھا۔ کہ ۱۹۳۶ء میں زیادہ امانت جمع ہوتی۔ مگر ہوا یہ کہ ۱۹۳۶ء میں امانت فنڈ کی رقم ۱۹۳۵ء سے بھی کم آئی۔ گو کمی بہت قلیل ہے۔ اور صرف دو تین ہزار روپیہ کے قریب ہے۔ مگر بہرحال یہ کمی نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ پچھلے سال غالباً ۷۵ ہزار کے قریب رقم آئی۔ مگر اس ۷۵ ہزار میں سے دس ہزار کے قریب یکدم آ گیا تھا۔ کیونکہ بعض عورتوں نے اس میں حصہ لینے کے لئے اپنے زیورات فروخت کر دیئے تھے۔ اور بعض نے اپنی جائدادیں بیچ کر اس میں حصہ لیا تھا۔ اس لئے اس دس ہزار کو مستثنیٰ کرتے ہوئے ۶۵ ہزار روپیہ جمع ہوا تھا۔ اور اس سال اس وقت تک ساٹھ ہزار کے قریب روپیہ جمع ہوا ہے۔ ممکن ہے۔ جلسہ سالانہ کے آخری ایام تک ۶۲-۶۳ ہزار روپیہ تک رقم پہنچ جائے۔ مگر بہرحال اس مد میں زیادتی ہونی چاہیئے تھی۔ جو افسوس ہے۔ کہ نہیں ہوئی۔ بلکہ کمی ہوئی:۔
میں اس مد کی تفصیلات کو بیان نہیں کر سکتا۔ صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس کے دو نقطۂ نگاہ ہیں۔ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے۔ کہ جب

فتح حنین

ہوئی۔ اور مکہ والوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹوں کے گلے اور بھیڑوں اور بکریوں کے ریوڑ تقسیم کر دیئے۔ تو بعض حدیث العہد نوجوانوں کو جو انصار میں سے تھے۔ شکوہ پیدا ہوا۔ اور ایک نے ان میں سے کہا۔ کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اور مال محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رشتہ داروں میں بانٹ دیا۔ آپ کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے انصار کو جمع کیا۔ اور فرمایا۔ اے انصار! مجھے تمہارے متعلق یہ رپورٹ پہنچی ہے۔ وہ رو پڑے۔ اور انہوں نے کہا:۔ یا رسول اللہ۔ ہم میں سے ایک نوجوان نے بے وقوفی سے یہ بات کہی ہے۔ ہم اس کے

اس قول سے بیزار

ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے انصار یہ بات دو طرح کہی جا سکتی تھی۔ تم کہہ سکتے تھے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اکیلا تھا۔ مکہ کے لوگ اس کے دشمن تھے۔ اس کی قوم اس کی مخالف تھی۔ انہوں نے مل کر اسے اپنے وطن سے نکالا۔ اور جب لوگوں میں سے کوئی اس کا مددگار نہ رہا۔ تو مدینہ والے آئے۔ اور انہوں نے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جگہ دی۔ اپنے مال اس کی خاطر لٹائے۔ اور اپنی جانیں اس کے اشارہ پر قربان کر کے اسے مکہ فتح کر کے واپس دلایا۔ مگر

جب مکہ فتح ہو گیا

تو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مال تو اپنے وطن والوں کو دے دیا مگر انصار کو کچھ نہ دیا۔ انصار پھر رو پڑے۔ اور انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ۔ ہم نہیں کہتے۔ ہم میں سے ایک بے وقوف نوجوان نے یہ بات کہی ہے۔ آپ نے پھر فرمایا۔ اے انصار۔ لیکن اگر تم چاہتے۔ تو ایک اور رنگ میں بھی یہ بات کہہ سکتے تھے۔ تم کہہ سکتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے بڑے رسول سید ولد آدم کو مکہ میں پیدا کیا۔ مگر جب اس نے مکہ والوں کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کیا۔ تو انہوں نے انکار کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے مکہ والوں پر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور اپنے رسول کو ان لوگوں میں رہنے نہ دیا۔ بلکہ مدینہ میں اسے جگہ دی۔ پھر خدا تعالیٰ نے

فرشتوں کی مدد سے

نہ کہ انسانوں کی امداد سے مکہ اس کے لئے فتح کیا۔ لیکن جب مکہ فتح ہو گیا۔ اور مکہ کے رہنے والے یہ امید کرنے لگے۔ کہ شاید اب ہماری امانت ہمیں واپس مل جائیگی اور خدا کا رسول پھر ہمارے شہر میں جو اس کا وطن ہے۔ رہنے لگ جائے گا۔ تو خدا تعالیٰ نے ان کی اس خواہش کو رد کر دیا۔ اور مکہ والے تو اونٹوں اور بھیڑوں اور بکریوں کے گلے ہانک کر اپنے گھروں کو لے گئے۔ مگر مدینہ والے

خدا کا رسول

اپنے گھروں کو لے آئے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تم چاہتے۔ تو یہ بھی کہہ سکتے تھے:۔
اس امانت فنڈ کا بھی یہی حال ہے اور اس کے بھی

دو نقطۂ نگاہ

ہیں۔ ایک نقطۂ نگاہ وہ ہے۔ جو احراری پیش کرتے ہیں۔ کہ چونکہ نذریں آنی بند ہو گئی ہیں۔ اس لئے اب امانت کے نام سے روپیہ مانگنا شروع کر دیا ہے:۔
مگر دوسرا نقطۂ نگاہ وہ ہے۔ جو ہمارے دوست جانتے ہیں۔ اور جن کو حالات کا بخوبی علم ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ امانت فنڈ ہی کے ذریعہ

احرار کو خطرناک شکست

ہوئی ہے۔ اتنی خطرناک شکست۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ ان کی شکست میں کم سے کم ۲۵ فیصدی حصہ امانت فنڈ کا ہے۔ لیکن باوجود اس قدر فائدہ حاصل ہونے کے دوستوں کا تمام روپیہ محفوظ ہے اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ دوستوں کو اس روپیہ پر کچھ نہ کچھ نفع ہی مل جائے گا۔ گو امانت پر نفع نہیں ہوتا۔ لیکن اگر امانت رکھنے والا نفع دیدے تو یہ جائز ہوتا ہے:۔

غرض

امانت فنڈ کا استعمال

ایسا مُبارک اور ایسا اعلےٰ درجہ کا ثابت ہوا ہے - کہ میں سمجھتا ہوں - اگر دس بارہ سال تک ہماری جماعت کے دوست اپنے نفسوں پر زور ڈال کر امانت فنڈ میں روپیہ جمع کراتے رہیں - اور اس دَوران میں جس کو ضرورت ہو - وُہ روپیہ لیتا رہے - تو خدا تعالےٰ کے فضل سے قادیان اور اس کے گرد و نواح میں ہماری جماعت کی مخالفت پچانوے فیصدی کم ہو جائے - اور صرف پانچ یا سات فیصدی رہ جائے - یوں بھی انسان اپنی ضروریات کے لئے گھر میں روپیہ جمع کیا ہی کرتا ہے - بلکہ جمع کرنا ضروری ہوتا ہے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جب جموں میں ملازم تھے - تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک خط میں انہیں لکھا - کہ آپ کو اپنی آمد کا چوتھا حصہ جمع کرنا چاہیئے - اس سے کم نہیں ہاں اگر زیادہ جمع کر سکیں - تو یہ اور بھی زیادہ بہتر ہے - تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

روپیہ جمع کرنے کا حکم

دیا ہے - اور اس کی وجہ آپ نے یہی لکھی - کہ آپ اپنا روپیہ چونکہ دینی ضروریات پر خرچ کرتے ہیں - اور ممکن ہے - کل کوئی زیادہ اہم دینی معاملہ پیدا ہو جائے جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہو اس لئے بہتر ہے - کہ ابھی سے روپیہ جمع کرنا شروع کر دیں - تا زیادہ ثواب کا موقعہ آنے پر آپ کو یہ رنج نہ ہو - کہ کاش میرے پاس روپیہ ہوتا - اور میں اسے دین کے لئے دے سکتا - تو دینی ضرورتوں کے لئے اور اس لئے کہ انسان مسرف نہ بنے - روپیہ جمع کرنا ناجائز نہیں - بلکہ جائز ہے - اور یہ جمع کرنا تو ایسا ہی ہے - جیسے کہتے ہیں - "آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام"

امانت فنڈ میں روپیہ

جمع کرنے والوں کو دام بھی مل جائیں گے اور جو گٹھلی ہوگی - وُہ خدا تعالےٰ کے سلسلہ کے کام آجائے گی ؛

پس یہ ایک

نہایت ہی اہم چیز

ہے - جس کی طرف جماعت کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے - میں نے کہا تھا کہ جو لوگ اس مد میں روپیہ جمع کرنا چاہیں وُہ ایک روپیہ سے کم رقم جمع نہ کریں - اور جو ایک روپیہ بھی نہ دے سکیں وُہ چند آدمی مل کر جمع کرائیں - تا کہ ہر جماعت اس ثواب میں شامل ہو جائے ؛

میں سمجھتا ہوں - جوں جوں ہماری جماعت ترقی کرتی جائے - اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے

دس بارہ لاکھ روپیہ سالانہ امانت فنڈ میں

جمع ہو سکتا ہے - اور ہم اس روپیہ کے ذریعہ جماعت کی اقتصادی ترقی کے لئے وُہ تمام کام کر سکتے ہیں - جو حکومتیں کیا کرتی ہیں - آخر حکومت تو ہمارے پاس ہے نہیں - کہ ہم اپنی جماعت کی اصلاح اور ترقی کے لئے وُہ ذرائع اختیار کر سکیں - جو حکومتیں اختیار کیا کرتی ہیں - لیکن اگر امانت فنڈ میں کافی روپیہ آنے لگ جائے - تو ایسے تمام ذرائع اختیار کئے جا سکتے ہیں - اور ممکن ہے - علاوہ اصل روپیہ کی واپسی کے لوگوں کو کچھ نفع بھی دیا جا سکے -

پس ان تمام فوائد کے ساتھ اگر یہ روپیہ جماعت کی

اقتصادی حالت کو مضبوط

بنا دے - تو کتنی بڑی فائدہ کی بات ہے جماعت کے دوستوں کا روپیہ بھی محفوظ رہے گا - اور اقتصادی ترقی بھی ہوتی چلی جائے گی - میں نے جو سکیمیں سوچی ہوئی ہیں - اُن کے ماتحت اگر کسی وقت پانچ چھ لاکھ روپیہ تک امانت فنڈ پہونچ جائے تو ہم بغیر کسی بوجھ کے خدا تعالےٰ کے فضل سے وُہ تمام کام کر سکتے ہیں - جو حکومتیں کیا کرتی ہیں - اور جنہیں یورپ کی حکومتیں تو کرتی ہیں - مگر ہندوستان کی حکومت نہیں کرتی ؛

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے - کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں - ان میں سے امانت فنڈ کی تحریک پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں - اور سمجھتا ہوں - کہ

امانت فنڈ کی تحریک

الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے اہم کام ہوئے ہیں - کہ جاننے والے جانتے ہیں وُہ انسان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں

پبلک لائبریریوں میں "الفضل" کے اجرا کی تجویز

ایک بھائی کا مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون "الفضل" میں شائع ہوا ہے - جس سے خاکسار کو کلی اتفاق ہے - پبلک لائبریریوں میں ضرور کوشش کرنی چاہیئے - کہ ایک ایک کاپی اخبار الفضل کی ضرور رکھی جائے - خواہ وہاں کی کمیٹیوں کو ترغیب دلائی جائے - یا انجمن مقامی اس خرچ کو برداشت کرے - ہماری اپنی لائبریری میں لوگ تعصب کی وجہ سے آتے نہیں - اور اگر اعلےٰ درجے کی لائبریری خود قائم کرنا چاہیں - تو کم از کم ۱۰۰ روپیہ ماہوار کا خرچ برداشت کرنا پڑے گا - جو کہ ہر ایک انجمن کے لئے فی الحال مشکل ہے - لہٰذا اخبار الفضل نہایت آسانی سے جاری ہو سکتا ہے ؛

اس کے ساتھ ہی ایک گزارش یہ بھی ہے - کہ اخبار الفضل میں روزانہ خبریں تازہ بتازہ شائع کی جائیں - خواہ خبریں روزانہ لاہور سے منگائی جائیں - یا خبروں کا صفحہ لاہور سے ہی چھپ کر اخبار لاہور سے شائع ہو - باقی اخبار قادیان میں چھپے - مگر بذریعہ ریل یا لاری لاہور بھیج دیا جائے - مگر خبروں کا صفحہ وہاں سے زائد لگا کر شائع ہو - جیسا کہ اخبار "سٹیٹسمین" کلکتہ میں چھپتا ہے - اور صرف ریوٹر کی خبریں یہاں سے چھپ کر اخبار دہلی سے بھی شائع ہوتا ہے - عام طور پر روزانہ اخباروں کا دستور ہے کہ جو اخبار ایک گھنٹہ بھی پہلے خبر دے - اس کی اشاعت زیادہ ہوتی ہے - اور وُہی پہلے خریدا جاتا ہے ؛

مجھے اس سال بہ موقعہ سالانہ جلسہ یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا - کہ "الفضل" کی تقریباً دو ہزار اشاعت ہے - اور زیادہ خرچ اخبار برداشت نہیں کر سکتا - جماعت اگر تھوڑی سی بھی توجہ دے - تو کم از کم ایک ہزار مزید اشاعت کا بڑھا لینا معمولی بات ہے - جماعت خدا کے فضل سے بڑھ رہی ہے - روزانہ کی بیعت کی لسٹ بھی اس پر شہادت دیتی ہے - نیز سالانہ جلسہ بھی اس کا گواہ ہے - چونکہ ہر سال خدا کے فضل سے تین چار ہزار انسانوں کا مردانہ جلسہ میں ہی اضافہ نظر آتا ہے جس سے ظاہر ہے - کہ کم از کم پندرہ بیس ہزار انسانوں کا ہر سال ہماری جماعت میں اضافہ ہوتا ہے - لیکن اخبار کی خریداری دو ہزار کے لگ بھگ ہی رہتی ہے - جماعتیں اگر توجہ کریں - تو انہیں کئی شخص جماعت میں ایسے نظر آئیں گے - جو باوجود حیثیت رکھنے کے اخبار "الفضل" نہیں خرید رہے ہوں گے - ان کا جماعت کے حالات سے ناواقف ہونا اور اخبار الفضل کے فوائد سے محروم رہنا کس قدر افسوسناک امر ہے - اور یہ بات ان کی تربیت کے لحاظ سے قابل اعتراض ہے ؛

امید ہے - کہ جماعت ان تین باتوں پر غور کر کے اخبار کی اشاعت بڑھانے میں کوشش کرے گی - (۱) اخبار الفضل لائبریریوں میں جاری کرانا ؛

(۲) اخبار میں تازہ ترین خبریں شائع کرانے کی تجویز کرنا - خواہ اخبار کا دُوسرا حصہ لاہور سے ہی شائع ہو -

(۳) عام تحریک خریداری کی کرنا ؛

خاکسار غلام حسنین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ - مئی جھلی -

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق خدا تعالےٰ کا ایک انذاری نشان

احمد بیگ اور اس کے بعض اقارب کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

(۴)

مرزا احمد بیگ کا انکار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کے اس نشان سے مرزا احمد بیگ کو جب خطوط کے ذریعہ اطلاع دے دی تو اب اس کا اختیار تھا۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی رحمت اور عذاب دونوں پہلوؤں میں سے جس پہلو کو چاہتا اختیار کرتا۔ مگر اس خاندان کے افراد کی جبلی شوخی و شرارت جس کی بنا پر یہ نشان ظہور میں آیا۔ اسی امر کی متقاضی تھی کہ وہ اس نشان کو ٹھکرا دیتے اور اللہ تعالےٰ کی رحمت والے حصہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے۔ کیونکہ جب ان کے نزدیک کوئی خدا ہی نہیں تھا۔ تو وہ کیونکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ بات تسلیم کر سکتے تھے۔ کہ اگر فلاں بات قبول کرو گے تو اللہ تعالےٰ کی رحمتوں سے حصہ پاؤ گے وہ پیشگوئی کو جب ڈھکوسلہ اور خدا کو فرضی وجود تصور کرتے تھے۔ تو کسی پیشگوئی میں مندرجہ امور کی صداقت کیونکر تسلیم کر سکتے تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا مرزا احمد بیگ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی لڑکی کا رشتہ دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں فاعرض وابیٰ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۲) یعنی اس نے اپنا منہ پھیر لیا۔ اور رشتہ دینے سے انکار کر دیا۔ مرزا احمد بیگ کے اس انکار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی بلکہ خوشی ہوئی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "ماعرانی حزنٌ من ذالک الانکار بل فرحت فرحۃ المطلق من الاسر" (آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۵) یعنی اس کے انکار سے مجھے کوئی غم نہ پہنچا۔ بلکہ ایسی خوشی ہوئی جیسے قیدی کو رہا ہونے پر ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ کا مقصد محمدی بیگم کو نکاح میں لانا نہیں تھا بلکہ اپنے رشتہ داروں کو خدا تعالےٰ کی ایک قدرت کا نشان دکھانا تھا۔ اس لئے آپ نے انکار پر یہ خیال کیا کہ اگر انہوں نے اللہ تعالےٰ کی رحمت کا نشان جو آپ کے تعلقات سے وابستہ تھا۔ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے غضب کا نشان انہیں ضرور دکھائے گا۔ اور چونکہ مقصد محض نشان نمائی تھا۔ اور چونکہ بہر حال اللہ تعالےٰ کا نشان ظاہر ہونا تھا۔ اس لئے اقرار سے گریز کرنے کے باوجود ایک اور رنگ میں نشان الٰہی ظاہر ہونے کی وجہ سے آپ خوش ہوئے

پیشگوئی کی دلوں پر ہیبت

مگر چونکہ پیشگوئی کا دوسرا حصہ اپنے اندر عظیم الشان ہیبت رکھتا تھا اور اس میں یہ وعید تھا۔ کہ اگر لڑکی کا کسی اور جگہ رشتہ کیا گیا۔ تو والد اس دختر کا تین سال میں اور شوہر اڑھائی سال میں فوت ہو جائے گا۔ اس لئے طبعی طور پر مرزا احمد بیگ کے خاندان پر ہیبت طاری ہوئی۔ اور مرزا احمد بیگ کی عجیب حالت ہو گئی ایک طرف اس کی شوخی و شرارت اسے آمادہ کرتی کہ رشتہ نہ دے اور دوسری طرف طبعی خوف اُسے اپنی لڑکی کا کہیں اور رشتہ کرنے میں مانع تھا۔ کیونکہ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راستبازی کا بھی اثر تھا۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۵)

اسی شش و پنج میں پانچ سال گزر گئے اور اس نے اپنی لڑکی کا کہیں رشتہ نہ کیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"فمکث خمس سنین لا یزوّج احداً نبتہٗ ولا یخطب خیفۃ من وعید اللہ"

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۵)

یعنی پانچ سال تک وہ سراسیمگی کی حالت میں رہا۔ اور اللہ تعالےٰ کے وعید کی ہیبت سے کہیں اُس نے اپنی لڑکی کا بیاہ نہ کیا۔ مگر آخر اس نے اپنی لڑکی محمدی بیگم کا نکاح ۷ر اپریل ۱۸۹۲ء کو مرزا سلطان محمد صاحب ساکن پٹی سے کر دیا۔

مرزا احمد بیگ کی ہلاکت

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا تھا۔ کہ "اگر نکاح سے انحراف کیا۔ تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہو گا۔ اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔ اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی۔ اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۲۸۶)

گویا پیشگوئی کے مطابق ۷ر اپریل ۱۸۹۲ء کے بعد تین سال کے عرصہ تک کئی کراہت اور غم کے امور دیکھنے کے بعد مرزا احمد بیگ کی ہلاکت مقدر تھی۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا مرزا احمد بیگ روز نکاح سے تین سال کے عرصہ میں کراہت اور غم کے امور دیکھنے کے بعد ہلاک ہوا؟ واقعات گواہ ہیں کہ خدا تعالےٰ کی یہ پیشگوئی نہایت جلال کے ساتھ پوری ہوئی۔ کیونکہ "جیسا کہ پیشگوئی کا منشا تھا اسنے اپنی زندگی میں پیشگوئی کے بعد اپنے بیٹے کی وفات اور دو ہمشیروں کی وفات اور کئی قسم کے حرج اور تکالیف دیکھکر اور کئی ناکامیاں دیکھکر" (تبلیغ رسالت جلد سوم ص۱۱۱ و حقیقۃ الوحی ص۱۹۱) روز نکاح سے پانچ ماہ چوبیس دن بعد تیس ستمبر ۱۸۹۲ء کو تپ محرقہ میں مبتلا رہ کر ہوشیارپور کے شفاخانہ میں خدا تعالےٰ کے وجود کی شہادت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت بہم پہنچاتے ہوئے داعیٔ اجل کو لبیک کہا پس مرزا احمد بیگ کی موت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ کیونکہ وہ تین سالہ میعاد کے اندر ہلاک ہوا۔ اور نہ صرف تین سالہ میعاد میں اس کا ہلاک ہونا آپ کی صداقت کا ثبوت ہے۔ بلکہ اس کا اس میعاد کے ابتدائی حصہ میں ہلاک ہونا بھی آپ کی صداقت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ لکھدیا تھا۔ کہ "تین سال تک فوت ہونا روز نکاح کے حساب سے ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے پہلے نہ آئے بلکہ بعض مکاشفات کے رو سے مکتوب الیہ (یعنی احمد بیگ) کا زمانہ حوادث جن کا انجام معلوم نہیں نزدیک پایا جاتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص۲۸۶)

اسی طرح فرمایا تھا۔ "خدا تعالےٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیشگوئی ظاہر کی ہے۔ کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ نام ہے۔ اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دیگا تو تین برس کے عرصہ تک **بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا۔**"

(حاشیہ اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء مشمولہ آئینہ کمالات اسلام آخر)

پھر مرزا احمد بیگ کو خط لکھتے ہوئے اسمیں صاف طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر کر دیا تھا کہ فتموت بعد النکاح الیٰ ثلاث سنین بل موتک قریب (آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۳) کہ تو روز نکاح سے تین سال تک ہلاک ہو جائیگا۔ بلکہ تیری موت تو اس سے بھی قریب ہے۔ پس اس پیشگوئی کے مطابق مرزا احمد بیگ وفات پا گیا۔ اور اس نے اپنی موت سے صداقت اسلام اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مہر ثبت کر دی۔

کیا مرزا احمد بیگ کی وفات اتفاقی امر تھا

خدا تعالےٰ کے نشان کا یہ حصہ جس شوکت و عظمت کیساتھ پورا ہوا وہ ہر شخص پر ظاہر ہے۔ مگر تعصب ایسی بری بلا ہے کہ مخالفین کے نزدیک مرزا احمد بیگ کی ہلاکت ایک اتفاقی امر بن گیا۔ اور کہا جانے لگا کہ ہر شخص فوت ہوا ہی کرتا ہے۔ احمد بیگ کے فوت ہونے سے کیا ہو گیا۔ حالانکہ مرزا احمد بیگ کی وفات ایک زبردست قہری نشان تھا۔ جو اسکے خاندان کو دکھایا گیا۔ اور جس کی

قبل از وقت انہیں اطلاع دی گئی تھی۔ مزید برآں مرزا احمد بیگ کی ہلاکت سے ایک نہیں کئی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اور اگر ان تمام پہلوؤں پر غور کیا جائے تو معمولی عقل و فہم کا انسان بھی اسے اتفاقی امر قرار نہیں دے سکتا۔ چنانچہ اس وفات سے جو پیشگوئیاں پوری ہوئیں ان کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں قبل ازیں ان الفاظ میں ذکر موجود تھا۔ کذبوا بآیاتنا وکانوا بہا یستھزؤن۔ فسیکفیکھم اللہ ویردھا الیک۔ لا تبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعّالٌ لما یرید۔ انت معی وانا معک۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا۔

(اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء منقول از آئینہ کمالات اسلام صد ۲۸۶)

ان الہامات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں پہلی پیشگوئی یہ مخفی تھی کہ نکاح سے انحراف ضرور ہوگا اور لڑکی ضرور کسی اور سے بیاہی جائیگی جیسا کہ کذبوا بآیاتنا اور یردھا الیک سے ظاہر ہے کیونکہ یہ دونوں الہامات اس امر پر روشنی ڈال رہے ہیں کہ مرزا احمد بیگ کے رشتہ دار اس نشان کی تکذیب کریں گے اور لڑکی کو کسی اور جگہ بیاہ دیں گے۔ پھر خدا اس لڑکی کو "واپس" لائے گا۔ یہ یردّھا کا لفظ ایسا ہی ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق خدا تعالیٰ نے آپ کی والدہ سے کہا کہ انا رادّوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین یعنی حضرت موسیٰؑ کسی اور کے قبضہ میں چلے جائیں گے اور پھر واپس دلائے جائینگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں۔ "وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائے گی بلکہ یہ تھا کہ ضرور ہے کہ اول دوسری جگہ بیاہی جائے گی۔ سو یہ ایک پیشگوئی کا حصہ تھا کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔ الہام الٰہی کے یہ الفاظ ہیں۔ سیکفیکھم اللہ ویردھا الیک۔ یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا۔ اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی۔ پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔ جاننا چاہیئے کہ ردّ کے معنے عربی زبان میں یہ ہیں۔ کہ ایک چیز ایک جگہ ہے اور وہاں سے چلی جاتے اور پھر واپس لائی جائے۔ پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میری چچا زاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی۔ اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی یعنی احمد بیگ کی۔ پس اس صورت میں ردّ کے معنے اس پر مطابق آتے کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی اور پھر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی۔

(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء صد ۲)

دوسری پیشگوئی یہ تھی کہ لڑکی کا والد یعنی مرزا احمد بیگ اس وقت تک زندہ رہے گا۔ جب تک کہ وہ اپنی لڑکی کو کسی جگہ بیاہ نہ دے کیونکہ اس کی وفات نکاح کے بعد مقدر تھی۔

تیسری پیشگوئی یہ تھی کہ مرزا احمد بیگ نکاح کر دینے کے تین سال بعد بلکہ اس سے قریب عرصہ میں وفات پا جائے گا۔

چوتھی پیشگوئی یہ تھی کہ محمدی بیگم ان واقعات کے رونما ہونے تک زندہ رہے گی۔

پانچویں پیشگوئی یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے اور آپ کی زندگی میں یہ واقعات ہونگے

چھٹی پیشگوئی یہ تھی کہ اس پیشگوئی کے بارہ میں ایسے امور پیش آئینگے۔ جن پر دشمن کو ہنسی اور تمسخر کا موقع ملیگا چنانچہ الہام الٰہی وکانوا بہا یستھزؤن اسی کی طرف اشارہ کر رہا تھا مگر فرمایا فسیکفیکھم اللہ۔ یعنی خدا تجھے ان لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ اور ان لوگوں کا جو یہ مقصد ہوگا کہ وہ تیری صداقت پر پردہ ڈال دیں اس میں وہ ناکام رہیں گے۔

یہ چھ پیشگوئیاں تھیں جو الہام الٰہی نے قبل از وقت بتا دیں۔ کیا ان میں اللہ تعالیٰ کے اقتدار کا پہلو نہیں۔ اور کیا یہ تمام امور اتفاقی ہیں جو پورے ہو گئے۔

مخالفین بتائیں کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں بتایا تھا کہ اس نکاح سے ضرور انحراف ہوگا اور لڑکی کسی اور جگہ بیاہی جائے گی۔ پھر کیا واقعہ میں اسی طرح نہیں ہوا۔ کیا یہ اتفاقی امر تھا۔

پھر کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں بتایا۔ کہ مرزا احمد بیگ اس وقت تک زندہ رہے گا۔ جب تک کہ وہ لڑکی کا نکاح کہیں اور کر نہ دے۔ کیونکہ اس کے لئے نشان نکاح کے بعد ہی ظاہر ہونا تھا۔ پھر کیا یہ واقعہ نہیں کہ مرزا احمد بیگ نے پیشگوئی سننے کے بعد پانچ سال تک اپنی لڑکی کا کہیں نکاح نہ کیا۔ اور پانچ سال تک برابر زندہ رہا۔ حالانکہ انسانی زندگی کا ایک لمحہ کے لئے بھی بھروسہ نہیں ہوتا۔ پھر کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نہیں بتایا تھا کہ مرزا احمد بیگ ایک وقت تک زندگی سے فائدہ اٹھانے کے باوجود نکاح کے بعد لمبا عرصہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ بلکہ جلد تر ہلاک ہو جائے گا۔ اور کیا واقعہ میں ایسا نہیں ہوا کہ نکاح سے پہلے تو پانچ سال زندہ رہا۔ مگر نکاح کے چھٹے مہینے بعد ہی اگلے جہان کو سدھار گیا۔ کیا اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ اس موت و حیات میں کسی ذی اقتدار ہستی کا پوشیدہ ہاتھ کام کر رہا تھا۔

پھر کیا یہ واقعہ نہیں کہ محمدی بیگم ان واقعات کے رونما ہونے تک اور اپنی شادی ہونے تک زندہ رہی۔ حالانکہ کئی لڑکیاں شادی ہونے سے پہلے ہی وفات پا جاتی ہیں۔

پھر کیا ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی زندہ نہ رہے اور کیا آج تک دشمنان احمدیت اس پیشگوئی کی وجہ سے جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی پر استہزا نہیں کرتے مگر کیا وہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گئے؟ اگر یہ تمام باتیں جو نہایت ہی اہم امور پر مشتمل ہیں۔ قبل از وقت کہنے اور پھر مخالف حالات میں اپنے وقت پر پوری ہو جانے کے باوجود "اتفاقی امر" کہلا سکتی ہیں تو مخالفین کو کون نشان تسلی دے سکتا ہے۔ اگر ایک نشان پورا ہو جائے تو وہ ان کے نزدیک "اتفاقی امر" قرار پا جائے گا۔ اور اگر کسی مخفی یا ظاہری شرط کی بنا پر یہ کوئی نشان حسب آیت کریمہ ما ننسخ من آیۃ او ننسھا منسوخ یا ملتوی ہو جائے تو وہ ان کے نزدیک جھوٹے ہونے کا ثبوت ہو جائے گا۔ گویا وہ سمجھتے ہیں نشان پورا ہوا تو کہہ دیں گے۔ اتفاق ہے ایسا ہوا ہی کرتا ہے۔ بظاہر نہ پورا ہوا۔ تو کہہ دیں گے دیکھو پیشگوئی غلط ہو گئی اب صداقت کس طرح ظاہر کی جائے اور اگر یہی طریق اختیار کیا جائے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو بھی "اتفاقی امر" قرار دیا جا سکتا ہے اور دشمن کہہ سکتا ہے کہ جنگ بدر میں فتح ہوئی تو یہ کوئی معجزہ نہیں۔ ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ کہنا خوش اعتقادی ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ قلیل کثیر پر غالب آ ہی جایا کرتے ہیں۔ یا غلبت الروم کے مطابق اگر رومی دوسرے وقت غالب آگئے۔ تو یہ ایک "اتفاقی امر" ہے۔ لڑائیوں میں ایسا ہوتا ہی رہتا ہے کہ کبھی کوئی فریق غالب ہوا۔ اور کبھی کوئی۔ مگر کیا ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کے تمام نشانات کو اتفاق قرار دیتا چلا جائے۔ اسے کوئی بھی صاحب دانش و بینش کہہ سکتا ہے۔ ہر شخص کہے گا کہ یہ ایسا انسان ہے۔ جسے نہ خدا پر ایمان ہے۔ نہ اس کے معجزات اور نشانات پر بلکہ ہر نشان کو زمانہ کے تغیرات کی طرف منسوب قرار دیتے ہوئے "اتفاقی امر" قرار دے دیتا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ اتفاقی امور کبھی ایک سلک میں منسلک نہیں ہوتے۔ بلکہ ان تمام امور کے اجزاء منتشر اور پراگندہ ہوتے ہیں اور اپنی حیثیت سے خود بتا دیتے ہیں کہ ہم اتفاقی ہیں جیسے ممکن ہے اتفاقاً ایک کاغذ پر سیاہی گر جائے مگر یہ ہرگز اتفاق نہیں کہ کاغذ پر جب سیاہی گرے تو اس سے سینکڑوں صفحات ہوکی ایک ضخیم علمی کتاب بن جائے۔ ایسا جب بھی ہوگا۔ ہر شخص اس فعل کو کسی بالارادہ ہستی کی طرف منسوب کریگا۔ اسی طرح مرزا احمد بیگ کی وفات اتفاقی قرار دی جا سکتی تھی۔ بشرطیکہ اس کے

تحریک قرضہ جات اور مخلصین جماعت کا شاندار جواب

احباب کرام کو یاد ہو گا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت میں نے ابتدائے ۱۹۳۴ء میں ضروریات سلسلہ کے لئے مخلصین جماعت سے ساٹھ ہزار روپیہ قرض فراہم کرنے کی تحریک کی تھی احباب جماعت نے میری اس تحریک میں حصہ لیتے ہوئے جس جوش و خروش سے ساٹھ ہزار روپیہ کی بجائے پچھتر ہزار روپیہ جمع کر دیا۔ اسکی یاد میرے دل میں ہمیشہ جذبات تشکر و امتنان پیدا کرنے کا موجب رہے گی۔ خدائے عزّوجل ان مخلصین احباب کو جزائے خیر دے۔ ان کے اموال میں برکت دے۔ اور آئندہ انہیں خدمت دین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ احباب کے لئے اس بات کا جاننا یقیناً خوشی اور اطمینان کا موجب ہو گا۔ کہ یہ قرضہ بفضلہٖ تعالےٰ میعاد کے اندر اندر ادا کر دیا جا چکا ہے۔ میں اس ضمن میں مرزا محمدؐ شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کا نہایت ہی شکر گذار ہوں۔ کہ انہوں نے اس قرضہ کی ادائیگی میں میرے ساتھ ہر طرح پورا پورا تعاون کیا۔ اور میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ ان کا پبلک طور پر شکریہ ادا کروں۔

سلسلہ عالیہ کی مزید ضروریات کے لئے میں نے ستمبر ۱۹۳۵ء میں چالیس ہزار روپیہ قرض کی فراہمی کے لئے مخلصین سے پھر تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے اس موقع پر بھی احباب کو توفیق دی۔ کہ انہوں نے نہ صرف میرے مطالبہ کو پورا کیا۔ بلکہ چالیس ہزار روپیہ کی بجائے ساڑھے اکتالیس ہزار روپیہ جمع کر دیا احباب نے جس جذبۂ اعتماد و ایثار کا اس موقعہ پر ثبوت دیا۔ وہ بھی میرے لئے نہایت شکر گذاری کا موجب ہے۔ اس قرضہ کی واپسی جنوری ۱۹۳۷ء سے شروع ہونے کو تھی۔ اور پہلا قرعہ جو نکالا گیا۔ اس میں مندرجہ ذیل احباب کا نام نکلا ہے ان دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس روپیہ کی اصل رسیدیں بھیج کر روپیہ منگوا لیں۔ یہ روپیہ آخر ماہ حال میں ادا کیا جا سکے گا۔

(۱) بابو محمدؐ حسین صاحب کوئٹہ آرسنل۔

(۲) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمدؐ عبد الحق صاحب بازار حکیماں لاہور۔ (۳) قاضی عبد السلام صاحب بھٹی قادیان۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صرف سلسلہ عالیہ کی مالی مشکلات پر غور کرنے کیلئے گذشتہ اکتوبر میں جو مجلس شوریٰ منعقد فرمائی تھی۔ اس میں احباب سے مشورہ لینے کے بعد حضور نے دو بڑی تجاویز ان مشکلات کو دور کرنے والی پیش فرمائی تھیں۔ ایک تو یہ کہ مخلصین جماعت سے ایک لاکھ روپیہ بطور قرض فراہم کیا جائے۔ جو پانچ سال میں واپس دیا جائے۔ دوئم احباب کو ترغیب دی جائے۔ کہ اپنے اندوختہ کو جو خاص اغراض کے لئے جمع ہو۔ جب تک اس روپیہ کی ضرورت نہ ہو۔ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امانت جمع کرائیں۔

تحریک قرضہ ایک لاکھ میں چند ایک دوستوں کی طرف سے بڑی بڑی رقمیں وصول ہوئی ہیں۔ اور چند دوسرے احباب کی طرف سے بڑی بڑی رقموں کے وعدے ہوئے ہیں۔ مگر کثیر حصہ احباب نے جس ولولہ اور عزم کے ساتھ ساٹھ ہزار اور چالیس ہزار والی تحریکوں میں حصہ لیا تھا۔ اس قسم کی توجہ اس قرضہ ایک لاکھ کی تحریک میں ابھی تک پیدا نہیں ہوئی۔ پس احباب کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے متمنی ہوں۔ کہ جس قدر دوست ایک سو یا اس سے اوپر کی رقمیں قرضہ ایک لاکھ کے فنڈ میں بھیج سکیں۔ فوراً ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ اور خدمت دین کے اس تازہ ترین موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

اس کے علاوہ جو دوست قرضہ نہ دے سکتے ہوں۔ وہ اپنا اندوختہ بطور امانت صدر انجمن کے خزانہ میں بھجوائیں۔ اور اطمینان رکھیں۔ کہ یہ روپیہ یا اسکا حصہ جب بھی مطلوب ہو گا۔ صدر انجمن کے خرچ پر انہیں بھیج دیا جایا کریگا خود حضور نے مجلس مشاورت میں فرمایا تھا کہ جب سے دوستوں کا روپیہ بطور امانت صدر انجمن کے خزانہ میں رکھا جانے لگا ہے۔ اس کے متعلق کبھی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ کہ روپیہ مانگا گیا ہو۔ تو اس کے دیئے جانے میں کسی قسم کی مشکل پیش آئی ہو۔

ان حالات میں میرا ذہن اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہے۔ کہ احباب کو اپنا روپیہ بجائے اپنی تحویل میں رکھنے کے خزانہ انجمن میں بھجوانے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ جماعت کے عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے الفاظ مبارک کو جو الفضل مجریہ ۸ ؍ دسمبر ۱۹۳۶ء میں شائع کئے گئے تھے۔ احباب جماعت کو اچھی طرح سنائیں۔ اور ہر طرح سے احباب کو ترغیب دیں۔ کہ اس تحریک پر عمل کر کے حضور کی دعائیں لیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

ایک غیر مسلم کی مترجم قرآن کیلئے درخواست

مجھے اسلامیات کے مطالعہ اور تقابل مذاہب عیسوی و محمدی کا شوق ہے۔ تلاش حق کی نیت سے میں قرآن شریف کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور ایک ایسے عمدہ اردو مترجم قرآن شریف کی ضرورت ہے۔ جو کوئی مخیر مسلمان بزرگ مجھے بطور ہدیہ تبلیغ عنایت کر سکیں۔ میں سر دست اس حیثیت میں نہیں ہوں۔ کہ مختلف کتب کی خرید کر سکوں۔ اس لئے یہ چند کلمات بطریق گذارش ارسال خدمت عالی ہیں۔ کہ اگر آپ کے اخبار کے کسی صاحب خیر کو بہ نیت ثواب ایک ترجمہ والا قرآن شریف کسی مسیحی مشتاق مذہب تک پہنچانے کا خیال ہو۔ تو وہ مجھے نظر انداز نہ کریں۔ قرآن شریف کا ترجمہ مشکل نہ ہو تاکہ ایک کم استعداد والا شخص بھی اسکو پڑھکر فائدہ اٹھا سکے

(خادم ایس۔ ایم سنگھو)

فارغ اوقات میں صنعت و حرفت کی تعلیم

انگلستان اور یورپ کے دیگر ممالک میں ایسے شبینہ سکول ہوتے ہیں۔ جن میں وہ اشخاص جو ملازم پیشہ ہوتے ہیں۔ اپنے دفتری کام سے فارغ ہو کر کوئی ہنر سیکھتے ہیں۔ یا وہ اشخاص جو کارخانوں میں کام کرتے ہیں۔ اپنے کام سے فارغ ہو کر دوسرے علوم سیکھتے ہیں۔ چنانچہ برطانیہ میں ایسے سکولوں میں پڑھنے والوں کی تعداد گیارہ لاکھ بتلائی جاتی ہے۔ اور ان لوگوں کی تعداد جو فارغ وقت میں یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پچاس ہزار بتلائی جاتی ہے۔ ان سکولوں میں ہر قسم کا کام سکھلایا جاتا ہے۔ اور ہر قسم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ بارہ۱۲ سال سے لے کر اسی سال کے بوڑھے تک تعلیم پاتے ہیں۔ لندن کے ایک ایسے ہی صنعتی ادارہ کے پرنسپل نے ایک موقع پر کہا۔ ایک شادی شدہ عورت میرے پاس آئی۔ اور کہا " میں دوبارہ سکول میں جانا چاہتی ہوں۔ اور میں اس دفعہ فرنیچر کے بنانے کا کام سیکھنا چاہتی ہوں۔ کیا میں داخل ہو سکتی ہوں"۔ اور اس کے بعد وہ سکول میں داخل ہو گئی۔ اسی طرح ایک آدمی اس سکول میں داخل ہؤا۔ جو فرنیچر کا کام سیکھنا چاہتا تھا۔ یہ شخص ریٹائرڈ Admiral اڈمیرل ہے اسی پرنسپل نے بیان کیا۔ کہ اس کے سکول میں جس میں ایک ہزار سات سو طالب علم ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں۔ جو سول سروس کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ مگر ان کے سکول میں جلد سازی کا کام سیکھ رہے ہیں"۔ ان سکولوں میں عمر کی کوئی قید نہیں۔ چنانچہ پرنسپل نے بیان کیا۔ کہ اس کے سکول میں اسی سالہ بوڑھے بھی بچوں کی طرح کام سیکھتے ہیں۔ چنانچہ ایک اسی سالہ بوڑھا اسوقت رنگ سازی کا کام سیکھ رہا ہے۔ ان سکولوں میں جہاں طالب علموں کو کام سکھلایا جاتا ہے۔ وہاں انکے دماغ کی نشوونما کے لئے ذرائع بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اسی سکول کے پرنسپل نے بیان کیا کہ " ہمارے طالب علم جلدی سیکھ لیتے ہیں۔ اور ان کا کام ان کو دماغی طاقت بھی دیتا ہے۔ ہمارے اکثر طالب علم اس امر کو محسوس کرتے ہیں۔ اور جو طالب علم کسی کام کو شروع کرتا ہے۔ وہ اسکو تبدیل نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ اس کیلئے اسی کام میں دلچسپیاں مہیا کی جاتی ہیں۔ اور ان کاموں کو اطمینانِ قلب کے ساتھ طالب علم بجا لاتے ہیں ایسے سکولوں میں کھانا پکانا۔ لکڑی کا کام۔ رنگ سازی کا کام۔ جلد سازی کا کام۔ برتن بنانے کا کام۔ خرید و فروخت کے طریقے۔ جسمانی ورزشیں۔ لوہے کا کام۔ شیشے کا کام یونیورسٹی کی تعلیم اور نئی نئی ایجادوں کے متعلق تعلیم۔ غرضیکہ ہر قسم کی تعلیم ہر قسم کا فن۔ اور ہر قسم کی صنعت [illegible]

جماعت احمدی نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ اس سے سبق لیں۔ [illegible]

55

"شاندار نظارہ"

خدمت میں ہی عشق کا مزہ ہے = محمود بن ایاز ہو جا

(از چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل ایل بی انچارج احمدیہ مشن بوڈاپسٹ)

جنوری ۱۹۳۶ء میں جب خاکسار قادیان سے روانہ ہو کر بمبئی پہنچا تو وہاں کچھ دیر ٹھہرنا پڑا۔ حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب کی دوکان پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ اخبار الفضل ۲۳ جنوری کا پرچہ آیا جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ فرمودہ ۱۷ جنوری درج تھا۔ میں نے پڑھنا شروع کیا۔ باہر جانے والے ایک مبلغ (یعنی حضور کے غلام ایاز) کے الفاظ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"یہ ابھی منہ کے الفاظ ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ ان الفاظ کے مطابق ہمارے نوجوانوں کو کام کرنے کی توفیق دے گا۔ تو وہ ایک **شاندار نظارہ** ہوگا۔۔۔ یہ ایک کام ہے۔ جسکا خدا نے فیصلہ کیا ہوا ہے زمین و آسمان کے وجود پر شبہ ہو سکتا ہے مگر اس پر کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کے تمام ادیان کو شکست ہو گی اور اسلام کی فتح ہو گی۔۔۔ وقت آنے پر دنیا حیران ہو جائیگی۔ کہ ان گڈریوں میں کیسے سپہ سالار تھے جنہیں کوئی نہ دیکھ سکا۔ جب وہ وقت آئیگا۔ تمہارے جاہل کہلانے والے نوجوان دنیا کے علماء کے دلوں کو فتح کر کے انہیں اسلام کی غلامی میں داخل کر دیں گے۔ اور دنیا میں اسلام ہی اسلام پھیل جائیگا"۔

یہ الفاظ پڑھ کر مجھ پر ایسی حالت طاری ہوئی اور مسرت کی ایسی لہر تن بدن میں دوڑ گئی۔ کہ میں نے اپنے آپ کو زمین کے اوپر اڑتا ہوا پایا۔ ابھی یہ جذبہ مجھ پر طاری تھا۔ کہ حضرت سیٹھ صاحب فرمانے لگے "آپ اس قدر خوش کیوں ہیں"۔ میں نے کہا۔ "میرا کام بن گیا"۔ انہوں نے بہتیرا پوچھا۔ کہ کیا کام تھا۔ مگر میں نے نہ بتایا۔

آخر ان الفاظ میں نگاہ لطف نے مجھے شاندار نظارہ دکھایا۔ اور سمندر کی موجیں مجھے بمبئی سے اٹھا کر امن دامان یورپ میں لے آئیں۔ راستے میں جب جہاز خراب ہو گیا۔ اور مسافروں کو قدرے تشویش ہوئی۔ تو میں نے نہایت اطمینان سے سمندر کے پانی کو دیکھا۔ اور دل میں کہا یہ پانی مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ آخر جب مقررہ مقام پر پہنچا۔ تو خیال آیا دین کے علم سے میں ناواقف محض ہوں لوگوں کو کیا تبلیغ کروں گا۔ یورپ کے فلاسفروں اور اسلام کے نکتہ چینوں کی کس طرح تسلی کروں گا۔ جواب ملا۔ خدا مدد کریگا۔ مخالفان اسلام سے کہنا وہ اب اپنی زبانوں کو روک لیں قلمیں نیچے رکھ دیں۔ اور اطاعت قبول کرلیں خدا کی قسم بالکل یہی الفاظ میں نے

International club

والے لیکچر میں کہے۔ جہاں ہنگری کے امراء وزراء ڈاکٹر فلاسفر وغیرہ ۶ اپریل کو میرا لیکچر سننے آئے تھے۔ بوڈاپسٹ میں میرا یہ پہلا لیکچر تھا۔ ایک مشہور پروفیسر صاحب یہ سن کر ذرا بگڑے مگر میں نے جواب دیا۔ ہم اسلام غالب کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہم دیگر مذاہب پر اسلام کا غلبہ قایم کر کے رہینگے۔ اور ہم یقیناً دنیا کو فتح کر کے اسلامی معیار تہذیب پر لائینگے۔

چھ ماہ کے اندر محض خدا کے فضل اور تائید سے بہت سی سوسائٹیوں میں تبلیغ کا شور مچا چکا ہوں۔ اور ہنگری کے اخبارات نے آمد مسیح موعود علیہ السلام کی خبر ملک کے ہر گوشہ میں پہنچا دی ہے اب انفرادی تبلیغ کا پروگرام مرتب کر رہا ہوں۔ اسلام کی جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم کے ساتھ قائم ہو چکی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا **شاندار نظارہ** نظر آئیگا۔ انشاء اللہ۔

اگلے دن جو اپنی حالت پر نظر کی تو دیکھا کہ روحانیت کمزور ہو گئی ہے۔ نور اور معرفت اور عشق کا جوش کم ہو رہا ہے۔ توبہ استغفار اور مجاہدہ کی کوشش کی مگر درد پیدا نہ ہوا۔ رونے کی کوشش کی مگر آنسو نہ نکلے۔ "الفضل" میں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کا مضمون دیکھا تو گویا "وجوہاتِ فراق اور بے ملاقات" میرا ہی قصہ انہوں نے درج کر دیا ہے اس وقت ان کو تو معلوم نہ تھا۔ کہ کس وجہ سے ان کے کلیجے میں فراق کے وقت تبدیلی ہوئی۔ مگر مجھے معلوم تھا کہ میرے گناہوں کی سزا ہے۔ خیر مضمون پڑھا تو تسلی ہو گئی۔ اپنا کمرہ چھوڑ دیا۔ ایک الگ مقام میں جا کر خدا کو راضی کرنے کی ٹھانی۔ وہاں بھی ۲۳ گھنٹے اور کچھ منٹ گزر گئے مگر بات بنتی نظر نہ آئی۔ آخر تنگ آگر میں نے کہا۔

میں ترا در چھوڑ کر جاؤں کہاں
چین دِل آرام جاں پاؤں کہاں

قیام سے فوراً سجدہ میں گر گیا اور عرض کیا

میری حالت پر نظر کر
عیب سے عفو بصر کر
ڈھیر ہو جاؤں گا مر کر
پر تجھے جانے نہ دوں گا
آؤ آؤ مان جاؤ
مجھ کو سینہ سے لگاؤ
دل سے سب شکوے مٹاؤ
میں تمہیں جانے نہ دوں گا

کچھ بارِ رنج و حزن ہلکا ہوتا۔ جو نظر آیا تو تحریک ہوئی۔ کہ اب مانگو جو مانگنا ہے۔ میں یہ کہنے والا ہی تھا۔ کہ

سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

کہ گھر بار بیوی بچوں اور دنیاوی ترقیوں کا خیال آیا۔ میں نے سجدہ سے سر اٹھا لیا۔ اور کہا میں کچھ نہیں مانگتا۔ جب زندگی وقف کی تھی۔ تو صرف حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد اور دین کی خدمت مدنظر تھی اب تو کدھر جانے لگا ہے۔ معاً مجھے وہ دن یاد آیا جب بوڈاپسٹ میں وارد ہوا تھا۔ اور اسی جگہ رات گذاری تھی اور صبح کے وقت بے یار و مددگار حیران کھڑا تھا۔ کہ کس طرح ان لوگوں کو پیغام احمدیت پہنچاؤں۔ پھر اللہ تعالےٰ کے احسانوں کی بارش دیکھی۔ کہ کس طرح پیغام حق پہنچانے میں اس نے میری تائید و نصرت کی اور اب مجھے اسلام کی ایک زبردست جماعت کی ضرورت ہے۔ یہ کونسی بڑی بات ہے مگر میں خود نہیں جانتا کہ دل میں سوز تھا۔ تو پھر آنکھوں سے کیوں آنسو رواں نہ ہوئے۔ دراصل جوش جنوں کی مجھے ضرورت تھی۔ آنسوؤں کی نہ تھی۔ فوراً اٹھا اور قریب ہی ایک اخبار کے چیف ایڈیٹر تک پہنچا اور کہا۔ میں مسیح موعودؑ کا پیغام لیکر حضرت امیر المومنین کے حکم سے آیا ہوں۔ اور اس ملک میں اسلام پھیلانا چاہتا ہوں۔ اگر آپ جماعت احمدیہ کے متعلق میرے بتائے ہوئے۔ الفاظ میں میرا پیغام ہنگری کے اصل باشندوں تک پہنچا دیں۔ تو آپ کا بھلا ہوگا۔ اس نے فوراً میرا بیان قلمبند کیا اور اپنے اخبار یعنی

Magyorosh Lapja

کے پرچہ ۲۲ نومبر ۱۹۳۶ء میں شائع کر دیا جس جس نے پڑھا وہ میری اس صدا سے بے حد متاثر ہوا۔ جو اسی بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تھی۔

اب حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے عشق و محبت کے مضامین الفضل میں پڑھکر۔ مجھے دوبارہ جوش جنوں حاصل ہوا۔ خم خانۂ عشق کی ایک رات حضرت میر صاحب نے تو مزے سے گزاری لیکن مجھ کو خالی ہاتھ دیکھ کر آسمان سے اس لئے تائید کا خزانہ دیا گیا۔ کہ میں نے دعا کی تحریک کے وقت خلیفۂ وقت کی محبت طلب کرنے کے ساتھ کسی اور دنیاوی رشتہ کی محبت کو شریک نہیں کیا تھا۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر ہر احمدی نوجوان پیشوائے وقت کے عشق میں فنا ہو کر زندگی وقف کر دے

اور خلیفۃ اسلام کے حکم کے ماتحت خدمت دین کے لئے کمربستہ ہو جائے۔ تو کامیابی اس کے قدم چوم لے۔

ہندوستان سے کئی نوجوان بھائیوں کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ بعض نے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کا مشورہ پوچھا ہے۔ اور وقف زندگی کے راستہ میں رکاوٹوں کا ذکر کیا ہے۔ میں نے ان کو یہی جواب دیا ہے۔ کہ اگر یورپ میں تبلیغ کے لئے آنا ہے۔ تو جرمن زبان سیکھنا شروع کردو۔ اور "کلام محمود" کا خوب مطالعہ کرو۔ تاکہ تمہارے ارادے بلند ہوں۔ اور شمع خلافت پر پروانہ وار جان نثار کرنے میں تمہیں کوئی چیز روک نہ سکے۔ ایک بھائی نے لکھا ہے۔ کہ کئی بار اس نے زندگی وقف کرنے کی خواہش کی۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے منظور نہیں فرمایا میں نے اس کو جواب دیا ہے۔ کہ مجھے تو پہلے خط پر ہی منظور فرما لیا تھا۔ اور اگر خدانخواستہ مجھے نامنظور کیا جاتا۔ تو میں خلیفۃ اسلام کے حضور پیش ہو کر عرض کرتا۔ کہ جب میں احمدی ہوں۔ تو مجھے کیوں خدمت دین کا موقع نہیں دیا جاتا۔ میں پڑھا لکھا ہٹا کٹا آدمی کیا مسیح زمان کا پیغام نہ پہنچا سکوں گا۔

اب پھر میں ان نوجوان بھائیوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ اس "ایک شاندار نظارہ" کو دنیا کے سامنے لانے کیلئے سب قید و بند سے آزاد ہو جاؤ اور آؤ ذرا خنجر ناز پہ ہم جان کو قربان کردیں اور لوگوں کے لئے راستہ آساں کردیں

درخواست دعا

لکھنؤ میں مولوی محمد عثمان صاحب احمدی مرض بلڈ پریشر سے علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کیواسطے دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ جلد شفا دے

مفتی محمد صادق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہنے والے مخلصین

حصہ وصیت میں اضافہ کرنے والے احباب کی فہرست

نمبر شمار	نام موصی معہ پورا پتہ	حصہ موجودہ	حصہ موعودہ
۱۷۵	مستری غلام قادر صاحب بھنگالہ	۱/۱۰	۱/۹
۱۷۶	مستری غلام حیدر صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۱۷۷	مولوی محمد اعظم صاحب دھنی دیو لائلپور	۱/۱۰	۱/۹
۱۷۸	نواب محمد عبد اللہ خان صاحب قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۱۷۹	مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۱۸۰	ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن	۱/۱۰	۱/۹
۱۸۱	ماسٹر خیر الدین صاحب امراؤتی برار	۱/۱۲	۱/۹
۱۸۲	مولوی نور احمد صاحب احمدی پور ضلع جہلم	۱/۱۰	۱/۹
۱۸۳	بابو عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر	۱/۱۰	۱/۹
۱۸۴	بابو سلطان محمود احمد صاحب انبالہ شہر	۱/۱۰	۱/۹
۱۸۵	مولوی عبد الغنی صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۱۸۶	میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور	۱/۹	۱/۸
۱۸۷	منشی رمضان علی صاحب کارکن دفتر امور عامہ قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۱۸۸	سید ولایت شاہ صاحب شاہ مسکین	۱/۱۰	۱/۸
۱۸۹	اہلیہ صاحبہ سید ولایت شاہ صاحب "	۱/۸	۱/۷
۱۹۰	مولوی محمد اکرم صاحب پٹواری مال نور پور	۱/۱۰	۱/۶
۱۹۱	چوہدری محمد ابراہیم صاحب پٹواری رنگیل پور	۱/۸	۱/۶
۱۹۲	بابو فقیر اللہ صاحب	۱/۱۰	۱/۹
۱۹۳	میاں عبد الحق صاحب پٹواری بندوبست	۱/۱۰	۱/۸
۱۹۴	شیخ محمد النور صاحب امیر جماعت بمبئی	۱/۱۰	۱/۸
۱۹۵	بابو نظام الدین صاحب ریٹائرڈ سب پوسٹ ماسٹر نبی پور	۱/۱۰	۱/۹
۱۹۶	بھائی محمد رفیع صاحب کوٹری سندھ	۱/۱۰	۱/۷
۱۹۷	حاجی محمد نظیر صاحب شاہ جہاں پور	۱/۷	۱/۵
۱۹۸	مستری محمد موسیٰ صاحب نیلہ گنبد لاہور	۱/۱۰	۱/۹
۱۹۹	اہلیہ مولوی محبوب عالم صاحب "	۱/۱۰	۱/۸
۲۰۰	مولوی غلام نبی صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۲۰۱	صوفی علی محمد صاحب چھاؤنی لاہور	۱/۸	۱/۷
۲۰۲	بابو محمد عبد اللہ صاحب چھاؤنی لاہور	۱/۷	۱/۶
۲۰۳	بابو نواب الدین صاحب چھاؤنی "	۱/۶	۱/۵
۲۰۴	بابو چراغ الدین صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۲۰۵	مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ	۱۵/۱۰۰	۱۷/۱۰۰

تصحیح اخبار "الفضل" ۶ جنوری کے اعلان وصایا میں ڈاکٹر محمد الدین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ نیروبی طبع ہو گیا ہے۔ دراصل ڈاکٹر عمر الدین صاحب ہیں۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

اعلانات نکاح

(۱) سید محمد زمان علی صاحب ولد سید نور حسین شاہ صاحب ٹیچر اینگلو ورنیکلر مڈل سکول ڈجکوٹ ضلع لائلپور کا نکاح آمنہ بیگم بنت سید محمد حسین شاہ صاحب سکنہ پٹی ضلع لاہور کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر جناب مرزا محمود بیگ صاحب نے ۳ جنوری ۱۹۳۷ء پڑھا اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے باعث برکت بنائے۔

سید کرم شاہ سکول ماسٹر گوجرہ

(۲) یکم جنوری ۱۹۳۷ء کو راجہ ولی محمد خان صاحب مرحوم کی بیٹی مسماۃ فہمیدہ بیگم کا نکاح راجہ شریف اللہ خان صاحب ولد راجہ یار محمد خان صاحب مرحوم جاگیردار براز لو سے ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پر مولوی عبد الرحمٰن صاحب احمدی نے پڑھا۔

خاکسار محمد زمان خان

سونا دو روپیہ تولہ جرمنی کی ایجاد کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچ روپے کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سنار بھی یکایک نہیں کہہ سکتا کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر انکی بہار دیکھئے ہر گھڑی ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پہ نور برستا ہے۔ کہ سب کی نظر ان پر پڑے تو بات نہیں۔ چمک دمک لگ بھگ دو برس مثل سونے کے قائم رہتا ہے قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں تین روپے۔ ۳ سٹ پر ایک سٹ انعام محصولڈاک ۸ر فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔

پتہ:- محمد شفیق اینڈ کو رڑکی۔ یو۔ پی۔

جوب بواسیر خونی و بادی

خواہ کتنی ہی پرانی بواسیر خونی و بادی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دور ہوجاتی ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی۔ نہایت مجرب دوا ہے۔ صدہا مریض اچھے ہو چکے ہیں۔ آپ تجربہ کرکے دیکھئے۔ قیمت بھی بہت کم ہے صرف دو روپے دعات رقت۔

تریاق جبان

قبض دور کرنے کی اکسیر دوا ہے زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کرکے از سرنو جوان خوش و خرم بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو یہ وہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید ہے۔ کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ دعہ

نوٹ:- فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

شادی ہوگئی؟ آپ چیز چاہتے ہیں! مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کے لئے تریاق نہایت تفریح بخش۔ دل کو ہروقت خوش رکھنے والی وہ یہ ہے دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کرکے دیکھئے اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ ایک اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے لڑکا ہی ہوتا ہے اس کی پانچ روپے قیمت سن کر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر۔ تریاقی۔ مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا۔ زعفران۔ ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب۔ انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس۔ مفرح اور مقوی ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوا ہی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤساء امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ اور تمام اکابرین ملت اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں اس کے نہ رکھنی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہوتی ہے۔

مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں خون اور اعصاب کو قوت دیتی ہے عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفرحات مقویات دوائیاں قوت کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

تعارف

ہومیو پیتھک کتب کے وسیع مطالعہ کے بعد ہومیو پیتھک علاج کے متعلق میرا شوق اس قدر بڑھ گیا۔ کہ میں اس علاج کو بہترین ذریعہ خدمت سمجھنے لگا۔ سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھاچکے ہیں۔ ہومیو پیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقۂ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے۔ کشتہ جات اور انجکشن کے بد اثرات۔ اپریشن۔ کڑوی کسیلی دوا کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ تحریک جدید میں ایک آنہ داخل کیجئے۔ اور مفت مشورہ لیجئے۔

ایم ایچ احمدی چتوڑ گڈھ میواڑ

جنرل سروس کمپنی قادیان

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت کرنا۔ نئی عمارات کی تعمیر کے متعلق مشورہ کرنا۔ یا نگرانی کا بندوبست کرانا پودوں اور باغات وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور آب پاشی کے لئے الیکٹرک موٹر اور اپنے نئے یا پرانے مکانات میں بجلی کی فٹنگ کرانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ مینیجر جنرل سروس کمپنی قادیان سے خط و کتابت کریں۔ انتظام تسلی بخش کیا جائے گا۔

خاکسار:- مرزا منصور احمد مینیجر کمپنی ہذا

محافظ جنین

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے حمل گر جاتے ہیں مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہوکر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز۔ شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا (رجسٹرڈ) کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر:- حکیم نظام جان اینڈ سنز۔ دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

میڈرڈ ۱۰ جنوری۔ ہسپانیہ کی خانہ جنگی نہایت خطرناک صورت اختیار کر گئی۔ سرکاری افواج کی مدافعت کے باوجود باغیوں نے شہر پر یلغار کر دی۔ لوگ شہر کو خالی چھوڑ کر بھاگ گئے۔ باغی افواج شہر میں داخل ہو گئیں۔ شہر برباد کر دیا گیا ہے۔ بہت سے آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔

پیپنگ ۱۰ جنوری۔ شمالی چین میں پھر خانہ جنگی شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ چند فوجی افسروں نے حکومت کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ ان میں سے دو کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔ شنسی اور کانسو کے صوبوں میں حکومت کے خلاف بغاوت پھیل رہی ہے جسے دبانے کے لئے سرکاری افواج کوشش کر رہی ہیں۔

سری نگر ۱۰ جنوری۔ میونسپل انتخابات کی وجہ سے مسلم کانفرنس پارٹی اور یوسف شاہ پارٹی کے درمیان فساد ہو گیا جس میں چند آدمی زخمی ہوئے۔ پولیس نے ۱۷ مسلمانوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ یوسف شاہ کی پارٹی کو میونسپل انتخابات میں زبردست شکست حاصل ہوئی ہے۔

ڈھاکہ ۱۰ جنوری۔ رائے پورے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کے نارائن گنج شمالی دیہاتی مسلم حلقہ کی طرف سے امیدوار مولوی آفتاب الدین کو گذشتہ صبح کسی شخص نے گولی سے مار دیا یہ حادثہ اس وقت پیش آیا۔ جب کہ وہ اپنے حلقہ میں پراپیگنڈا کرنے کے لئے دورہ کر رہے تھے۔

نئی دہلی ۱۰ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ہز میجسٹی ملک معظم کا دربار تاج پوشی دسمبر ۱۹۳۷ء یا جنوری ۱۹۳۸ء میں منعقد ہو نہیں سکتا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ دربار کو دسمبر ۱۹۳۸ء تا جنوری ۱۹۳۹ء تک ملتوی کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند کی طرف سے ایک اعلان کیا جائے گا۔ جب کہ وہ جنوری کے آخر میں دورہ برما سے واپس آئینگے۔

لاہور ۱۰ جنوری۔ بنگال کے فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے متعلق سر سکندر حیات خان نے نمائندہ پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ میری خواہش ہے کہ بنگال نے اس معاملہ میں جو مثال قائم کی ہے۔ دوسرے صوبے بھی اس کی تقلید کریں۔ بنگال کا یہ سمجھوتہ اصلاحات کے نفاذ کے لیئے نیک فال ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ سمجھوتہ دائمی ہو گا۔

چٹاگانگ ۱۰ جنوری۔ چٹاگانگ کے نواحی دیہات میں ایک ہفتہ کے دوران میں ہیضہ کے ۸۵۰ مریضوں میں سے ۵۰۳ مہلک ثابت ہوئے۔ شہر میں چیچک پھوٹ نکلی ہے اور اس ہفتہ کے اختتام تک ۸۰ کیس اور ۱۰ اموات ہو چکی ہیں۔

میکسیکو ۱۰ جنوری۔ ٹراٹسکی میکسیکو پہنچ گیا ہے۔ اسے یہاں اس شرط پر رہنے کی اجازت ہو گی کہ وہ اشتراکی سرگرمیوں سے باز رہے۔

نیویارک ۱۰ جنوری۔ امریکہ کے کارخانوں میں ہڑتالیوں کی کل تعداد ۸۰۸۸۵ تک پہنچ چکی ہے۔

لنڈن ۱۰ جنوری۔ لنڈن میں انفلوائنزا کی وبا شدت اختیار کر گئی ہے لنڈن کا لارڈ میئر بھی بیمار ہو گیا ہے ۵۰۰ بحری کارکن اور ۴۰۰ کارکنان پرداز بھی اس کا شکار ہو گئے ہیں۔

روما ۱۰ جنوری۔ اطالوی قوم کے خون کی پاکیزگی کو برقرار رکھنے کے لئے اطالوی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان اطالویوں کو جو حبشہ کے باشندوں کے ساتھ شادی کے تعلقات قائم کریں گے سزائیں دی جائیں گی۔

روما ۱۰ جنوری۔ حکومت اطالیہ نے ۳۸-۱۹۳۷ء کا بجٹ تخمینہ منظور کر لیا ہے اس بجٹ میں ۳۱۷۲۰۰۰۰۰۰ لیرہ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ہر وزارت نے اپنے اخراجات میں اضافہ کیا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ جنوری۔ افواج ہند کے بریگیڈیر جنرل جی ایچ مارگن نے نمائندہ "سٹیٹسمین" کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ آئندہ ایک ماہ کے عرصہ میں مشرق یا مغرب میں آتش جنگ بھڑکانے میں جرمنی کے راستہ میں صرف ایک بات مانع ہو سکتی ہے۔ اور وہ کامل طور پر تربیت یافتہ افسروں کی کمی ہے۔

لنڈن ۱۰ جنوری۔ اطالوی فسطائیوں کو یہ حکم ہے کہ وہ کسی سے مصافحہ نہ کریں "ٹائمز" کا نامہ نگار متعینہ روما لکھتا ہے کہ فسطائی پارٹی کے سکرٹری نے اس میں کوتاہی دیکھتے ہوئے اس حکم کا اعادہ کیا ہے اور تنبیہہ کی ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اس عادت کو ترک نہیں کیا۔ وہ صحیح فسطائی روح کے حامل نہیں۔ (شاید مصافحہ کرنے سے فسطائی روح کہیں مفقود ہو جاتی ہے۔)

لنڈن (بذریعہ ڈاک) مسٹر ایڈ ریو اور مسٹر لانسبری ارکان پارلیمنٹ نے اس امر کی کوشش کی تھی۔ کہ گورنمنٹ ہندوستان کے تمام سیاسی نظربندوں کو رہا کر دے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں وزیر ہند سے ملاقات کی گئی۔ لیکن اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے سیاسی نظربندوں کو رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

برسلز ۱۰ جنوری۔ حکومت بیلجیم نے ایک سرکاری اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ بیلجیم کے ایک افسر مقیم میڈرڈ کی لاش پائی گئی ہے۔ جس پر گولیوں کے زخموں کے نشانات تھے۔ جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اسے عمداً ہلاک کیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ جنوری۔ جنگ کے بعد جرمنی سے جو نوآبادیاں چھین لی گئی تھیں انہیں واپس لینے کے لئے جرمنی کی طرف سے جو تیاریاں ہو رہی تھیں وہ مکمل ہو گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی عنقریب ان طاقتوں کو جو ان کی آبادیوں پر قابض ہیں الٹی میٹم دے گی۔ اگر جرمنی کے الٹی میٹم کو ٹھکرا دیا گیا۔ تو اس صورت میں وہ اعلان جنگ کر دے گی۔

شیخوپورہ ۱۰ جنوری۔ صوبہ پنجاب کی عدالتوں کے نام عدالت عالیہ کی طرف سے ایک سرکلر شائع ہوا ہے۔ جس میں عدالتوں میں حلف اٹھانے کے متعلق جدید قواعد درج ہیں۔ چنانچہ آئندہ جو شخص عدالت میں قسم کھائے گا۔ وہ حاکم کے سامنے کھڑا ہو گا۔ حاکم خود حلف کے الفاظ ادا کرے گا۔ جسے گواہ صاف اور واضح طور پر دہرائے گا۔ حلف اٹھائے جانے کے دوران میں عدالت کے تمام حاضرین کھڑے ہو جایا کریں گے۔

امرتسر ۱۰ جنوری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۵ آنے سے ۳ روپے ۱۰ آنے تک گیہوں ماگھ ۳ روپے ۵ آنے ۴½ پائی گیہوں چیت ۳ روپے ۴ آنے ۴½ پائی نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۶ آنے تک۔ بنولے ۱ روپیہ ۱۱ آنے روئی ۱۶ روپے ۴ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۴ آنے اور چاندی دیسی ۵۰ روپے ۶ آنے ہے۔

دہلی ۱۰ جنوری۔ اجناس کی تجارت کرنے والے بیوپاری ہر جگہ جنگ کی افواہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نرخوں کو بڑھا رہے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ چند دنوں کے اندر دہلی کی اجناس مارکیٹ میں اناج اور دیگر اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔

امرتسر میں چند احراریوں پر ایک احمدی بچہ کی لاش کی تدفین میں مزاحمت کرنے کی وجہ سے جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس میں مسٹر براؤن مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزمین کے وکیل کی بحث سننے کے بعد دفعہ ۲۹۷ اور ۳۴ لگائی اور فیصلہ کے لئے ۱۵ جنوری مقرر کی۔

رنگون ۹ جنوری۔ کل لارڈ لنلتھگو مع عملہ رنگون پہنچے۔ ان کے بندرگاہ پر پہنچنے پر توپوں سے سلامی دی گئی۔ سٹی ہال میں رنگون کے میئر نے انہیں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کا انہوں نے موزون جواب دیا۔

الہ آباد ۹ جنوری۔ الہ آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر سلیمان کو فیڈرل کورٹ کا جج مقرر کیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے یہ عہدہ قبول کر لیا ہے۔

[illegible] نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی